معروضات الحاذق

فی

خدمت مولانا صادق

تصنیف

استاذ العلماء شیخ الحدیث

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی رضوی

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

معروضات الحاذق
فی
خدمۃ مولانا صادق

تصنیف

استاذ العلما شیخ الحدیث مولانا

مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی رضوی

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف۔ لاہور

برائے رابطہ

پیر طریقت حضرت علامہ مفتی عابد حسین سیفی 0333-4263943

صوفی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی 0321-6202022

حضرت علامہ محمد یٰسین محمدی سیفی 0321-4226135

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	:	معروضات الحاذق فی خدمۃ مولانا صادق
مؤلّف	:	استاذ العلما شیخ الحدیث
		مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی رضوی
اہتمام اشاعت	:	صوفی غلام مرتضی محمدی سیفی
معاون اشاعت	:	صوفی فیاض احمد محمدی سیفی
ناشر	:	ادارہ محمدیہ سیفیہ پبلی کیشنز
		آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
تعداد	:	گیارہ سو
قیمت	:	30روپے

............ملنے کے پتے............

- ☆ مکتبہ سیفیہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ فقیر آباد شریف
- ☆ مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
- ☆ جامعہ جیلانیہ سیفیہ لاہور کینٹ
- ☆ آستانہ عالیہ گلزار سیفیہ چونگی امر سدھو

﴿زیر سرپرستی﴾

مجدد عصر حاضر

حضرت پیرارچی مبارک (دامت برکاتہم)

اخندزادہ سیف الرحمٰن

﴿مرکزی عہدیداران﴾

☆ مرکزی امیر
حضرت میاں محمد حنفی سیفی

☆ نائب امیر اوّل
حضرت پیر محمد عابد حسین سیفی

☆ نائب امیر
پیر غلام محمد صمدانی سیفی

☆ ناظم اعلیٰ
حضرت مولانا پیر محمد شہزاد مجددی

☆ نائب ناظم
حضرت پیر میجر محمد یعقوب سیفی

☆ خازن
حضرت مولانا احمد الدین توگیروی سیفی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نمبر 1: قارئین کرام! ذیقعد 1416ء ھ کے رسالہ نام نہاد (رضائے مصطفےٰ) گوجرانوالہ کے صفحہ 15 میں ایک مضمون بعنوان پیر سیف الرحمٰن بریلوی نہیں کہلاتے (ان کے حوالے سے سنی بریلویوں پر تنقید بددیانتی ہے) شائع ہوا ہے۔

اس عنوان میں جو مضمون لکھا گیا ہے اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پیر صاحب موصوف بریلوی ہیں نہ بریلوی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ میں بریلوی کہلاؤں تو پھر چار گنا جھوٹ اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوگا۔ مزید یہ کہ دیوبندی علماء ان کے ممدوح ہیں۔ کیونکہ مولانا انور شاہ کشمیری کو وہ علامہ اور مولانا لکھتے ہیں۔ مگر فاضل بریلوی کو وہ صرف احمد رضا خاں صاحب مولوی احمد رضا خاں اور بریلویوں کے قبلہ وکعبہ، اعلیٰ حضرت بطور طنز لکھتے ہیں۔

پیر صاحب کے مرید خاص مولوی ضیاء اللہ انور شاہ کشمیری کو امام العصر اور الشیخ الکبیر کے القاب متصف کرتے ہیں۔ اور پیر صاحب کی رضا وتصدیق اس میں شامل ہے۔ لہٰذا دیوبندی کا پیر موصوف صاحب کو بریلویوں کے کھاتے میں ڈالنا بددیانتی ہے۔ مکاری وعیاری ہے۔ کیونکہ پیر صاحب تو بریلویت سے اپنی برأت کا اظہار برملا کر چکے ہیں۔

نیز نام نہاد رضائے مصطفےٰ

کے محرم الحرام 1416ء ھ صفحہ 17 میں ”اظہار حق میں تذبذب نہیں چاہیے“ کے عنوان میں لکھا ہے کہ پیر صاحب اپنے حلقہ مریدین وعقیدت مندوں میں بہت ہی بلند پایہ بزرگ اور قیوم زمان ومجدد ملت وغیرہ کے القاب سے ملقب ہیں۔

یہاں تک کہ انہوں نے خود جو خواب و بشارات اپنے مریدین کے نقل کئے ہیں، ان میں امامت انبیاء کے لیے حضور ﷺ نے مبارک صاحب کو امامت کے لیے آگے کر دیا اور خود رسول کریم ﷺ نے تمام انبیاء علیہم رضوان سمیت مبارک کے پیچھے اقتدا کی۔ اور یہ کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب اگر چہ ولی اللہ ہیں، نبی نہیں ہیں، لیکن میں ان کے علوشان کی وجہ سے اس ہستی کو قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑا کروں گا۔ بلکہ ایک موقع پر حضور ﷺ روتے ہوئے اور امتی امتی کہتے ہوئے مبارک صاحب سے فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گنہگار ہے کوشش کرو۔ اپنے حلقہ میں اس قدر بزرگی رکھنے اور خود اپنی بزرگی رکھنے اور شائع کرنے کے باوجود اگر پیر صاحب کو دور حاضر کے بہت بڑے معرکۃ الارا مسئلہ کے متعلق تحقیق نہ ہو یا اس کے اظہار حق میں وہ تذبذب کریں تو یہ ان کے بزرگانہ مقام کے شایان شان نہیں۔ اور وہ مسئلہ یہ ہے سنی بریلوی اور دیو بندی کا مسئلہ جن میں پیر صاحب کا مسلک و موقف بہت مشکوک و مبہم ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ دیو بندی بریلوی بہت سارے مسائل میں افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ (ہدایۃ السالکین ص 83)

حالانکہ اظہار حق کے لیے انہیں اپنا مافی الضمیر کھل کر بیان کرنا چاہیے اور اس امر کی نشاندہی کرنی چاہیے کہ وہ کون سے بہت سارے مسائل ہیں جن میں سنی بریلوی اور دیو بندی وہابی افراط وتفریط کا شکار ہیں۔

نیز انہیں یہ بھی بتانا چاہیے کہ سنی بریلوی اور دیو بندی وہابی کے افراط وتفریط کے برعکس ان مسائل میں ان کا اپنا تحقیقی موقف و مسلک کیا ہے؟ تا کہ حق کو سمجھنے اور اپنانے میں لوگوں کو آسانی ہو کیونکہ ان کا خود تذبذب میں رہنا اور حق کا اظہار نہ کرنا ان کی شایان شان نہیں۔ بات گول مول نہیں بلکہ واضح اور صریح ہونی چاہیے۔ نیز پیر صاحب کا یہ

کہنا کہ دیوبندی علی الاطلاق کافرنہیں نہ ہر بریلوی کافر ہے۔ (ھدایۃ السالکین ص 82)

یہاں بھی وہی تذبذب اور پیچیدگی ہے اور پیر صاحب نے دیوبندیوں کے ساتھ بریلویوں کو بھی خواہ مخواہ مشکوک بنادیا ہے۔ حالانکہ ان کا فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے مافی الضمیر کے مطابق حق فرماتے ہوئے نشاندہی کریں کہ کون سنی بریلوی کافر ہیں اور کون کون نہیں، اور وجہ تکفیر بھی بتائیں۔

نیز پیر صاحب کا حنفی مذہب کو بمنزلہ کل اور دیوبندی اور بریلوی کو بمنزلہ اجزا قرار دے کر دیوبندیت کو حنفی مذہب کا جزو قرار دے دیا ہے اور ان کو حنفیت کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔ حالانکہ حنفی مذہب صحیح العقیدہ سنی مذہب ہے جبکہ دیوبندی فرقہ وہابی مذہب کی شاخ ہے اور گستاخانہ عقائد رکھنے والا یہ بدعقیدہ فرقہ ہے۔ تو کیا بدعقیدہ بھی سنی حنفی مذہب کا جزو ہوسکتا ہے اور ایسے لوگوں کو سنی حنفی مسلمان قرار دینا جائز ہے؟ کیا آپ کو ان کی کفریہ عبارات کا علم نہیں؟

مولوی احمد علی سیفی (کراچی) نے کتاب ''ضرب المتعال'' میں مشہور سنی تنظیم دعوت اسلامی اور ان کے امیر کی انتہائی تحقیر و تذلیل کی ہے۔ لیکن دوسری طرف دیوبندی مولوی کو بڑے اعزاز کے ساتھ مولانا مفتی محمد شفیع بانی دارالعلوم کراچی کو مولانا مفتی لکھا ہے۔ لہٰذا ان کے سیفی ہونے کے ناطے سے پیر صاحب سے سوال ہے کہ آپ کے متعلقین دیوبندیوں، وہابیوں کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں، اور ان کے لیے نرم گوشہ کیوں رکھتے ہیں؟ مولوی ضیاء اللہ نے آپ کے حسب الارشاد ''سیف الرجال'' میں انور شاہ کشمیری کو امام العصر اور الشیخ الکبیر لکھا ہے۔ اگر دعوت اسلامی ایک متنازعہ مسئلہ میں جو فروعی ہے، اس قدر مغضوب و معتوب ہے تو دیوبندی وہابی آپ کے اور آپ کے متعلقین کے نزدیک اتنے ممدوح کیوں ہیں؟ جبکہ ان کے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ

دعوت اسلامی کے مسئلہ سے بدرجہا بدتر ہیں۔ کیا یہ سب کچھ آپ کی تربیت کا اثر ہے، یا وہ آپ کی مرضی کے خلاف ایسا کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو آپ ان کو روکتے کیوں نہیں اور ان کا محاسبہ کیوں نہیں فرماتے؟ اگر آپ کی تربیت کے زیر اثر ایسا کرتے ہیں تو پھر اس دوعملی کی بجائے آپ کھل کر دیوبندیت کی ترغیب کیوں نہیں دیتے؟ تا کہ کسی کو مغالطہ نہ ہو۔

الجواب بعون الملک الوھاب وھوالملھم للصواب

اس تمام مضمون کا ملخص یہ ہے کہ پیر صاحب بریلوی نہیں، کیوں کہ وہ خود بریلوی کہلانے سے نفرت یا اظہار برأت کرتے ہیں۔

اب ہم مولانا صادق صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ جناب! ذرا یہ بتایے! کہ اہل حق اور سنی حنفی ہونے کے لیے بریلوی کہلانا، بریلوی ہونا ضروری ہے یا غیر ضروری؟ اگر ضروری ہے تو اس پر کوئی دلیل شرعی ادلہ شرعیہ میں سے پیش کریں کہ کون سی آیت، کونسی حدیث، کونسا اجماع امت یا کون سے امام مجتہد کا قیاس شرعی ہے جو اس کی دلیل ہے۔ یاد رہے کہ بات لزوم وضروری ہونے کی ہے۔ اس لزوم ضرورت کو شرعی دلیل سے ثابت کریں۔ پھر یہ بھی بتائیں کہ فاضل بریلوی اور بریلویت کے وجود میں آنے سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں، کیا وہ اہل حق نہیں تھے اور کیا وہ سنی حنفی نہیں تھے؟

اگر تھے تو پھر اہل حق اور سنی حنفی ہونے میں لزوم کا انتفاء ہو گیا ہے یعنی لزوم اس طرح اٹھ جاتا ہے۔ کیونکہ سنیت وحنفیت موجود تھی مگر بریلویت تو مثال دینے کے لیے بھی نہ تھی، یعنی بریلویت کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ تو اس سے ثابت ہو گیا کہ بریلوی ہونا اور بریلوی کہلانا نہ اہل حق ہونے کے لیے لازمی ہے اور نہ سنی حنفی ہونے کے لیے ضروری ہے۔

مزید یہ کہ اس دور میں بھی بے شمار سنی حنفی علماء موجود ہیں بلکہ ایسے مشائخ موجود ہیں جو اپنے آپ کو نہ بریلوی کہلاتے ہیں نہ بریلوی کہلانے کو معیار حق تصور

کرتے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک یہ تمام علمائے کرام ومشائخ عظام اہل حق وسنی حنفی نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو پھر قیوم زماں حضرت قبلہ پیر صاحب پر اعتراض کیسا اور کیا فائدہ؟ نیز یہ کہ اگر یہ تمام علماء ومشائخ سنی حنفی ہیں جبکہ بریلوی نہیں کہلاتے تو پھر صرف اورصرف پیر صاحب سیف الرحمٰن مبارک سے سوال کرنا اور دیگر علماومشائخ سے سوال نہ کرنا اوران کونظر انداز کرنا کون سی اصول پسندی ہے؟ ہمارے نزدیک بریلوی کہلانا معیار حق نہیں بلکہ اہل حق ہونا سنی ہونا ہے اوروہ شافعی بھی ہوسکتا ہے، مالکی حنبلی اور حنفی بھی ہو سکتا ہے۔ جس طرح سنی عام ہے اور حنفی خاص ہے یعنی ہر حنفی سنی ہے لیکن ہر سنی حنفی نہیں۔ اسی طرح ہر بریلوی سنی ہے مگر ہر سنی سہروردی، اویسی، نظامی، صابری یا مجددی نہیں ہے۔ اور ہر سنی قادری نہیں، ہر سنی چشتی نقشبندی سہروردی وغیرہ نہیں۔ یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ سنی بھی حنفی بھی ہو قادری بھی ہو لیکن چشتی نہ ہو۔ یا سنی حنفی نقشبندی ہو مگر سہروردی نہ ہو۔

اس طرح یہ بھی ہو سکتا ہے اہل حق ہو سنی حنفی ہو مگر بریلوی نہ ہو۔ لہٰذا صاحب مضمون مولانا محمد صادق کا اپنے بیان میں قیوم زماں حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن خراسانی دامت برکاتہم کے متعلق یہ تاثر دینا کہ چونکہ پیر صاحب بریلوی نہیں اس لیے یہ اہل حق یا سنی حنفی بھی نہیں، یہ خیال مردود باطل محض ہے۔ یقیناً پیر صاحب قبلہ اہل حق ہیں اور خالص سنی حنفی ہیں۔ ان کا سنی حنفی ہونا شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ باقی کسی کا خواہ مخواہ شک میں مبتلا ہونا پیر صاحب قبلہ کے اہل حق نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ شک کرنے والوں نے تو قرآن کی حقانیت وصداقت میں بھی شک کیا ہے۔ مگر اس سے قرآن کی حقانیت وصداقت میں نہ کوئی فرق آیا ہے۔ اور نہ ہی قرآن کی حقانیت پر اثر انداز ہو سکا ہے۔ بلاتمثیل یہاں بھی شک کرنے والوں کا شک بے معنی اور فضول ہے اور غیر موثر ہے۔ قرآن کی شہادت موجود ہے کہ جب بھی کوئی اللہ کا

نبی آیا تو سب لوگوں نے نہیں مانا بلکہ کچھ لوگوں نے اس کے ساتھ مذاق بھی اڑایا ہے۔

مایأتیھم من رسول إلاّ کانوا بہ یستھزؤون٥

(کہ جب بھی کوئی رسول آیا تو یہ اس کے ساتھ استہزاء کرتے تھے)

اگر آج کسی اللہ والے کے خلاف مخالفانہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے یا اسے جادو گر کہا جاتا ہے وغیرہ تو یہ اس اللہ والے کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ حق والوں کے ساتھ اہل باطل کا ہمیشہ یہی سلوک رہا ہے۔

نیز مولانا محمد صادق صاحب کا پیر صاحب کے متعلقین کے متعلق یہ کہنا کہ وہ دیوبندیوں کو اعزازی کلمات والقابات کے ساتھ نوازتے ہیں جبکہ اعلیٰ حضرت کے متعلق ایسے کلمات والقابات کا استعمال نہیں کرتے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ مولانا محمد صادق صاحب نے یہ چند فقرے وسطور لکھ کر بھی خواہ مخواہ بات کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ عموماً دیوبندی علماء سے تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں کیونکہ سرحد کے علاقے میں بریلوی علماء کا وجود نسبتاً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لیے وہ لوگ اپنے اساتذہ کا ذکر یا اساتذہ کے اساتذہ کا ذکر اعزازی کلمات کے ساتھ کرتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ ان کے عقائد و نظریات سے بھی پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ اور بالخصوص کفری عبارات سے تو بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ مگر جب ان کے سامنے ان کی کفری عبارات آتی ہیں یا ان کے عقائد ان کے سامنے آتے ہیں تو پھر وہ ایسے لوگوں اور ان کی عبارات وعقائد سے یکسر نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ اہل حق کے نزدیک پیغمبر اسلام ﷺ کی عظمت سے بڑھ کر کسی محدث یا مفسر یا استاد کی عظمت نہیں ہے۔ استاد کی عظمت کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت پر قربان کر دینا علامت ایمان ہے اور ایسا نہ کرنا کم ایمان کی نشانی ہے۔

اور مولانا صادق صاحب کا یہ کہنا کہ پیر صاحب نے اپنے بارے میں اپنے بعض عقیدت مندوں کا خواب نقل کیا ہے کہ پیر صاحب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر آگے کیا اور خود و یگر انبیاء نے مبارک صاحب کی اقتدا میں نماز پڑھی، اس کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو یہ تاثر دیا جائے کہ پیر صاحب نے ایسا واقعہ نقل کر کے گویا بے ادبی کی ہے۔

سوال: یہ ہے کہ جب امامت معیار فضیلت ہی نہیں اہل سنت کے نزدیک بلکہ یہ تو شیعہ کے نزدیک معیار ہے تو جب اہل سنت کے نزدیک امامت معیار فضیلت ہے ہی نہیں تو پھر حضور علیہ السلام کا کسی کی اقتدا میں نماز پڑھنا کیونکر امتی کی فضیلت کو مستلزم ہے اور گستاخی کو بھی۔

جب بیداری میں ایسا ہونا گستاخی نہیں تو پھر خواب میں ایسا ہونا کیونکر گستاخی ہے۔ اگر خواب میں ایسے فعل کو گستاخی قرار دیا جائے تو پھر بیداری میں امتی کے پیچھے اقتدا بدرجہ اولیٰ گستاخی قرار پائے گی۔ پھر نتیجہ یہ ہوگا کہ سیدنا صدیق اکبر وعبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز پڑھنے کو بھی گستاخی قرار دینا پڑے گا۔ **ھذا زعم باطل فلملزوم مثلہ** پھر طرفہ تماشہ یہ ہے کہ خود اعلیٰ حضرت کے متعلق آپ کا اپنا بیان ''ملفوظات'' میں موجود ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک صاحب کے جنازے میں تشریف لائے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ الحمدللہ وہ جنازہ میں نے پڑھایا تھا۔ یہاں الحمدللہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ آپ ؐ نے بھی اس جنازے میں شمولیت فرمائی ہے اور میری اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی ہے۔

معلوم ہوا کہ مقصد کے حوالے سے کوئی فرق نہیں۔ تو دونوں واقعات میں

خواہ مخواہ نوعیت کا فرق ہے، کہہ کر بات نہیں ٹالی جا سکتی۔انبیاء کی صف میں کھڑا کرنے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ کھڑا کیا جانے والا نبی ہی ہو۔اولـئـک مـع االـذیـن أنـعـم الله علیھم من النبیین آلایہ پر غور کرنے سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ضد کا کوئی علاج نہیں۔اس وقت کے لیے دعا کرانے سے کوئی بھی گستاخی اور بے ادبی کا شائبہ پیدا نہیں ہوتا۔یہ حریص علیکم الآیہ کے مطابق آپ ﷺ کی شفقت اور ترحم کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ امت کے لیے کس قدر فکر مند ہیں۔اگر اس کو گستاخی یا سوئے ادب پر محمول کریں تو پھر سوال یہ ہے کہ بعض روایات میں جو آتا ہے کہ رسول ﷺ نے حضرت علی و عمر رضی اللہ عنہم کو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنا جبہ دے کر روانہ فرمایا۔اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ میری امت کی بخشش کے لیے دعا کریں کیا یہ بھی گستاخی قرار پاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔پھر یہ بیداری کے واقعات نہیں خواب کے ہیں۔جبکہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیداری کا ہے نہ کہ خواب کا۔

مولانا محمد صادق صاحب کا یہ کہنا کہ پیر صاحب کے ممدوح علمائے دیوبند ہیں نہ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

الجواب: یہ بھی درست نہیں۔کیونکہ ہمارے سامنے گفتگو کے دوران حضرت قیوم زمان نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ذکر ہوتے ہوئے دو تین مرتبہ فرمایا کہ الشیخ احمد رضا خان اور اسی طرح دو تین مرتبہ یوں فرمایا کہ وہ عاشق رسولؐ تھے اور بڑے عالم تھے۔اگرچہ ہمیں چند مسائل میں ان سے اختلاف ہے جو علماء کو علماء سے اور اولیاء کو اولیاء سے ہوتا ہے۔مگر ان کے عاشق رسولؐ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔اسی موقع پر انہوں نے بانی دیوبند قاسم نانوتوی کا ذکر صرف قاسم کہہ کر کیا تھا۔مگر اعلیٰ حضرت کا ذکر الشیخ، عالم اور عاشق رسول ﷺ ولی اللہ کہہ کر کیا تھا۔انور شاہ کشمیری

کو علامہ یا مولانا کہہ کر ذکر کرنا یہ حضرت کے اپنے الفاظ و کلمات یا انداز نہیں بلکہ یہ کتاب کے مرتب و جامع کے ہیں۔ جن پر حضرت کا گرفت نہ کرنا عدم توجہ کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے سنی بریلوی دیوبندی اور وہابی کے مسئلے کا تو اس کے بارے میں ہماری گذارش یہ ہے کہ وہ یقیناً قطعاً سنی حنفی ہیں اور اختلافی مسائل میں بریلویوں کے موقف کے حامی ہیں۔ خود اپنے شیخ طریقت کا عرس اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس کراتے ہیں اور ہر سال 12 ربیع الاول کو محفل میلاد النبی ﷺ خود اپنی مسجد و آستانے پر مناتے ہیں۔ لاہور راوی ریان شریف و دیگر پنجاب کے علاقوں سے آپ کے مریدین و متوسلین و معتقدین ان محافل میں شرکت کرتے ہیں اور محافل کے اختتام پر سلام مع القیام بھی پڑھا جاتا ہے۔ پھر گذشتہ دنوں ان کے آستانے سے ایک پمفلٹ بھی شائع ہوا تھا۔ جس کا نام "یا غوث الاعظم دستگیر" رکھا گیا تھا۔ کیا کوئی آج کا دیوبندی وہابی ایسے کرسکتا ہے؟

بلکہ میں مسمی غلام فرید سیفی ہزاروی نے ایک موقع پر سرکار مبارک سے دوران گفتگو پوچھا کہ کیا حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں؟ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے؟ تو آپ نے تصدیق فرمائی تھی کہ ہاں بالکل حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔ کیا ایسا آدمی دیوبندی وہابی یا ان کا حامی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو دنیا میں بدنام کر دیا اور اعلیٰ حضرت کو ایک فرقہ کے بانی کی حیثیت سے لوگوں میں مشہور و متعارف کرایا۔ حالانکہ ان کی ذات والا صفات اس سے بہت بلند و بالا ہے کہ وہ کسی فرقہ ضالہ کے بانی ہوں۔ وہ یقیناً حق گو، حق پرست اور عاشق رسولؐ تھے۔ اور بڑی اکابر شخصیات سے دلائل کے ساتھ فروعی اجتہادی مسائل میں مردانہ وار اختلاف فرماتے تھے۔ مذہبی اجتہادی فقہی مسائل میں ان سے بھی آج کے محقق

علماء کو دلائل کے ساتھ اختلاف کرنے حق حاصل ہے جو انہوں نے خود علماء کو دیا ہے۔

اور مولوی محمد صادق صاحب کا یہ کہنا کہ پیر صاحب نے لکھا ہے کہ دیوبندی بریلوی بہت سارے مسائل میں افراط وتفریط کا شکار ہیں، حالانکہ اظہار حق کے لیے انہیں اپنا مافی الضمیر کھل کر بیان کرنا چاہیے۔ جن مسائل میں دیوبندی بریلوی افراط وتفریط کا شکار ہیں، ان کی نشاندہی کرنی چاہیے اور ان کے متعلق اپنا موقف اور مسلک بھی بتانا ضروری ہے۔ تاکہ حق واضح ہو سکے گول مول بات پیر صاحب کی شایان شان نہیں ہے۔

الجواب: ممکن ہے کہ حضرت پیر صاحب مدظلہ العالی کو یہ بتایا گیا ہو کہ بریلوی حضرات حضور ﷺ کی بشریت مقدسہ کے منکر ہیں اور آپ کو محض نور مانتے ہیں۔ اسی طرح آپ کو یہ بتایا گیا ہو کہ بریلوی حضرات خداوند قدوس اور حضور ﷺ کے علم کو کمیت میں مساوی اور برابر مانتے ہیں، فرق صرف کیفیت میں کرتے ہیں۔ جیسا کہ "الدولة المکیة" کی ایک عبارت سے بعض دیوبندی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ایسے ہی بعض دیگر مسائل میں بھی غلط بتایا گیا ہو اور آپ کو تحقیق کا موقع نہ ملا ہو تو آپ نے بعض حضرات کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے یہ لکھ دیا ہو یا مخالفین کے تحریر کردہ رسائل جن میں اہل حق اہل سنت حنفی بریلوی پر جھوٹے بہتانات لگائے گئے ہیں اور غلط پروپیگنڈہ کیا گیا ہے جیسے وہابیوں دیوبندیوں کے رسائل میں چند ایسے اشعار بریلویوں کی طرف منسوب کیے گئے ہیں، جو کفریہ ہیں مثلاً:

جو مستویٔ عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینے میں خدا ہو کر

اور جیسے یہ کسی ولی نے خدا کے ساتھ کشتی کی تو اس کو شکست دے دی۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب بکواسات ہیں۔

نہ بریلوی نبی کی بشریت کے منکر ہیں بلکہ بشریت کے انکار کو کفر قطعی قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ بشریت نصوص قرآنیہ قطعیہ سے ثابت ہے۔ اور نور ہدایت کے انکار کو بھی کفر قطعی قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ بھی نصوص قرآنیہ قطعیہ سے ثابت ہے۔ اور نور حسی کے انکار کو گمراہی اور ضلالت کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا ثبوت ظنی دلائل سے ہے قطعی سے نہیں۔ اسی طرح بریلوی حضرات علم الٰہی اور علم رسول ﷺ کی مساوات کو بھی غلط قرار دیتے ہیں۔ کوئی مساوات کا قائل نہیں۔ اسی طرح غلط اشعار بھی ان بریلوی علماء کے نزدیک کفریہ ہیں۔ کوئی بھی ان کو صحیح نہیں مانتا پھر ایسے تمام اشعار جاہل شعراء کے ہیں۔ عموماً کسی معتمد اور مستند شخصیت کے نہیں ہیں جو بریلویوں کے مقابلہ میں حجت قرار پائیں۔ جیسے الھنا محمد کہنے اور لکھنے کے جواز کو حضرت فاضل بریلوی کی طرف احسان الٰہی ظہیر نے "البریلویت" نامی کتاب میں منسوب کیا ہے۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہے اور سراسر جھوٹ ہے۔ بلکہ فتاوی رضویہ جلد نمبر 6 میں حضرت فاضل بریلوی اس کی صحیح تاویلات بتانے کے باوجود فرماتے ہیں کہ یہ کہنا یا لکھنا ہرگز جائز نہیں۔ ابہام شرک کی وجہ سے حضرت صاحب خود ہی بتاسکتے ہیں کہ آپ نے بریلوی حضرات کو کن کن مسائل میں افراط وتفریط کا شکار پایا۔ ہم نے اپنے خیال میں جو کچھ سمجھا ہے وہ عرض کردیا ہے۔ مولوی محمد صادق صاحب کا کہنا ہے کہ پیر صاحب نے یہ لکھا کہ دیوبندی علی الاطلاق کافر نہیں، نہ ہر بریلوی کافر ہے۔

یہاں بھی تذبذب ہے اور بریلویوں کو بھی خواہ مخواہ مشکوک بنادیا ہے۔ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ واضح کریں کون کون دیوبندی کافر ہیں اور کون نہیں اور جو کافر ہیں ان کی وجہ تکفیر کیا ہے۔

الجواب: اگر علی الاطلاق دیوبندی کو کافر کہا جائے تو پھر وہ علما جو دیوبند میں پڑھتے

رہے ہیں مگر نظریات وعقائد میں دیو بندی نہیں وہ بھی کافر ٹھہرتے ہیں۔اس لیے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو فی الواقع گستاخ اور مرتکب توہین ہوئے یا جنہوں نے مرتکبین کی توہین پر خبردار ہو کر بھی ان کی توہینی و گستاخانہ عبارات کو درست تسلیم کیا۔اسی طرح نہ ہر بریلوی کافر ہے، سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی بریلوی فی الواقع کسی کفری بات کا قائل ہے تو وہ کافر ہے۔اگر وہ کسی شرک کا واقعی مرتکب ہے تو وہ یقیناً کافر ومشرک ہے۔اگر فرضی طور پر ولئن اشرکت لیحبطن عملک حضرت رسالت ماب ﷺ کو خطاب ہوسکتا ہے تو یہ بھی فرض کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی بریلوی غلط عقیدہ کا مرتکب ہے تو وہ یقیناً کافر ہے۔یہ بات علی سبیل الفرض بھی کہی جاسکتی ہے اور اگر واقعی کوئی بریلوی بشریت کا منکر ہے یا علم الٰہی وعلم رسول کے مابین محل مساوات کا من کل الوجوہ قائل ہے تو اس کے کافر ومشرک ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ مولانا صادق صاحب کا اعتراض غلط فہمی پر مبنی ہے۔مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’پیر صاحب نے مزید لکھا ہے کہ حنفی مذہب بمنزلہ کل ہے اور دیو بندی بریلوی بمنزلہ اجزاء ہیں‘‘۔

اس عبارت میں دیو بندیت کو حنفی مذہب کا جزو قرار دے کر دیو بندیوں کو بھی حنفیت کا سٹرٹیفکیٹ دے دیا ہے حالانکہ حنفی مذہب صحیح العقیدہ سنی مذہب ہے جبکہ دیو بندی فرقہ وہابی مذہب کی شاخ اور گستاخانہ عقائد رکھنے والا بدعقیدہ فرقہ ہے۔ تو کیا بدعقیدہ بھی سنی حنفی مذہب کا جزو ہوسکتا ہے اور ایسے لوگوں کو سنی حنفی مسلمان قرار دینا جائز ہے۔کیا آپ کو ان کی کفریہ عبارات کا علم نہیں؟

الجواب: افسوس ہے کہ مولانا کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ایک ہوتا ہے کل اور ایک ہوتا ہے بمنزلہ کل۔ایک ہوتا ہے جزو اور ایک ہوتا ہے بمنزلہ جزو تو جو شخص اتنی موٹی سی

بات سے بھی بے خبر ہو ہم اس کے حق میں دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مزید علم و عمل میں برکت دے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کا مفہوم ہے حیوان ناطق؟ ظاہر ہے کہ ناطق اور حیوان دنوں مفہوم کے اجزاء ہیں۔ مگر باوجود اس کے انسان کو حیوان مطلق قرار نہیں دیا جاتا ہے۔ پھر تمام کفار و مشرکین اولادِ آدم ہونے کی وجہ سے آدم علیہ السلام کے اجزاء ہیں کیا اس سے ان اجزاء کو آدم ہونے کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے یعنی وہ بعینہٖ آدم علیہ السلام ہو جاتے ہیں ہرگز ہرگز نہیں بلکہ اجزاء ہیں۔ ستفترق أمتی علی ثلاث وثلاثین فرقة الخ حدیث میں ظاہر ہے کہ امتی سے مراد امت دعوت نہیں بلکہ امت اجابت مراد ہے تو تمام گمراہ فرقوں کو امت اجابت کے اجزاء ہی ماننا ہوگا۔ مگر اس سے ہر جزو کا ہدایت پر ہونا لازم نہیں آتا۔ اسی طرح دیوبندیوں کے مذہب حنفی کے جزو ہونے سے اصلی حنفی ہونا لازم نہیں آتا اور نہ ہی ہدایت پر ہونا اور برحق ہونا لازم آتا ہے۔ کتابوں میں بعض معتزلہ کو حنفی لکھا گیا ہے مگر اس سے ان کا اہل حق ہونا، صراط مستقیم پر ہونا لازم نہیں آتا۔ اسی طرح حضرت قیوم زماں قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی کی عبارت سے دیوبندیوں کا اہل حق یا ہدایت پر یا صراط مستقیم پر ہونا لازم نہیں آتا۔ لہٰذا موصوف کا یہ اعتراض بھی غلط ہے۔

مزید براں دیوبندی وہابی یا غیر مقلدین وہابی یا شیعہ یا دیگر فرقہ ضالہ مضلہ جتنے بھی امت اجابت میں پیدا ہوئے خواہ گذشتہ ادوار میں خواہ موجودہ دور میں، یہ سب امت اجابت کے اجزا ہیں۔ مگر اجزا ہونے سے ان کا اہل حق ہونا یا ہدایت یافتہ ہونا، صراط مستقیم پر ہونا لازم نہیں آتا۔ اگر ایسا ہوتا تو حضور ﷺ ستفترق اُمتی فرما کر کلھم فی النار إلا واحدة ہرگز نہ فرماتے۔ امت کے اجزائے ترکیبی میں تو شامل ہیں مگر کل کا حکم

جزو کے حکم کا مغایر ہو سکتا ہے اور جزو کا حکم کل کے حکم کا مغایر ہو سکتا ہے۔

واحکام المجموعات تغایر فی نفس الأمر لأحکام الأجزا مغایرۃ فی الواقع

(اجزا حقیقت خارجیہ ہو کر بھی حکم میں مختلف ہو سکتے ہیں)

مثلاً دم مسفوح (بہنے والا خون) حیوان حلال کا جزو حقیقی ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ حلال نہیں۔ جبکہ مرغی بکرے گائے اونٹ وغیرہ حلال ہیں اور دم مسفوح حرام ہے تو معلوم ہوا کہ کل اور جزو کا حکم مختلف ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ سوال مبنی بر غلط فہمی مولانا محمد صادق صاحب کا یہ کہنا کہ پیر صاحب کے متعلقین پیر صاحب کی مرضی کے خلاف علمائے دیوبند کو اعزاز والقابات سے نوازتے ہیں تو پھر پیر صاحب ان کو منع کیوں نہیں فرماتے، ان کا محاسبہ کیوں نہیں کرتے، اور اگر آپ کی زیر تربیت اور آپ کی مرضی سے ایسا کرتے ہیں تو پھر اس دوعملی کی بجائے کھل کر دیوبندیت کی ترغیب کیوں نہیں دیتے؟

الجواب: ہو سکتا ہے کہ انور شاہ کشمیری کی کوئی اپنی کفری عبارت ان کی نظر سے نہ گذری ہو جس کی وجہ سے متعلقین مع پیر صاحب کے ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہوں۔ ویسے بھی اکابر علمائے بریلوی نے جن عبارات کو آج تک کفری قرار دیا ہے ان میں انور شاہ کشمیری کی کوئی عبارت موجود نہیں ہے۔ اور علماء نے ان کی تکفیر کہیں بھی نہیں فرمائی۔ ''حسام الحرمین'' میں بھی ان کی تکفیر نہیں کی گئی اور یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ عبارات کفریہ کا مطالعہ ہی انہوں نے کیا ہے اور پھر ان کی تصدیق وتصحیح کلی بھی کی ہو تو جب تک التزام کفر ثابت نہ ہو جائے تب تک ان کی تکفیر نہیں کی جا سکتی۔ محض کلمات کفریہ اور ضالہ کا کسی کی عبارات میں پایا جانا باعث تکفیر نہیں ہو سکتا بلکہ تکفیر کے لیے یا تخلیل کے لیے التزام ضروری ہے **فافهم فتدبر**

اور معترض کا یہ کہنا کہ پیر صاحب نے اپنی تعریف میں اپنے بعض مریدین کے خواب نقل کئے ہیں اور ان کو شائع کیا ہے تو جواباً گذارش ہے کہ بطور تحدیث نعمت اپنے بارے میں کسی کے کلمات تعریف کو نقل کرنا کوئی شرعی جرم نہیں ہے، خواہ وہ کلمات بیداری کے ہوں یا خواب سے متعلق۔ اور تحدیثاً اپنے حق میں کلمات تعریف کو بڑے بڑے بزرگان دین نے بھی نقل کیا ہے اور وہ شائع بھی کیے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تو خود اپنے اشعار میں اپنی بے حد تعریف کرتے ہیں مثلاً

؎ اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کیا ان اشعار میں وہ اپنی تعریف نہیں کر رہے یقیناً کر رہے ہیں تو پھر (فما هو جوابکم فهو جوابنا)

دراصل حضرت قبلہ قیوم زماں مجدد العصر کی زبان اردو نہیں بلکہ پشتو، عربی، فارسی ہے۔ آپ نے خود کبھی بھی کوئی کتاب یا رسالہ اردو میں نہیں لکھا وہ پشتو یا فارسی میں لکھتے ہیں تو ''ہدایۃ السالکین'' میں بھی انہوں نے خود ایک لفظ تک بھی نہیں لکھا بلکہ یہ بعض مریدیں علماء نے لکھی ہے اور انہوں نے انور شاہ کشمیری کو علامہ یا مولانا العصر یا الشیخ الکبیر لکھا ہے اور چونکہ حضرت قبلہ پیر صاحب کے سامنے انور شاہ کشمیری کی کوئی کفری یا گستاخانہ عبارت نہیں گذری۔ اس لیے انہوں نے ان جامعین و مرتبین کو منع بھی نہیں کیا حضرت قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ انور شاہ کشمیر کی کتاب ''فیض الباری'' کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک ایک مقام پر کشمیری صاحب کا لکھا ہوا یہ مضمون میری نظر سے گذرا کہ علماء و مشائخ کے ہاتھ پاؤں اگر کوئی ذوقاً چومتا ہے تو جائز ہے اور اگر

تبرکاً چومتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ جب میں نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً میں نے "فیض الباری" کو رکھ دیا اس کے بعد میں نے اس کتاب کو کبھی ہاتھ بھی آج تک نہیں لگایا۔

یہ بات میں میرے مسمی غلام فرید کے اور میرے مرشد کامل حضور قبلہ میاں صاحب مبارک کے اور دیگر چند حضرات کے سامنے آپ نے ارشاد فرمائی کہ میں کسی اکابر دیوبند کو نہ جانتا ہوں نہ ان کی کوئی اردو کتاب پڑھی ہے اور نہ ہی کسی سے سنی ہے۔ بلکہ حضور قبلہ پیر صاحب کو تو اکابر دیوند کے نام تک نہیں آتے۔ بلکہ میں نے آپ کے سامنے چند اکابر دیوبند کا نام بھی لیا لیکن پھر بھی آپ کو یاد نہیں تھے البتہ آپ نے ہمارے سامنے یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک موقع "حفظ الایمان" کی وہ عبارت پڑھی تھی جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے تو میں نے اس عبارت کو اسی وقت گستاخانہ اور کفری قرار دیا تھا اور اس کے قائل کو اور اس کے مصدق و مصحح کو کافر کہا تھا اور میرا آج بھی اس کے متعلق یہی فیصلہ ہے۔ باقی قاعدہ کلیہ کے طور پر جو عبارت گستاخانہ یا کفریہ ہے خواہ وہ کسی کی بھی ہو دیوبندی کی ہو یا غیر مقلد وہابی کی کسی شیعہ کی ہو یا بریلوی کی، میں اسے کفریہ کہتا ہوں اور اس کے مؤلف مصحح اور مصدق کو کافر قرار دیتا ہوں۔ خواہ وہ کتنا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو باقی میں نہ دیوبندی بریلوی ہوں بلکہ اہل حق سنی حنفی ہوں کیونکہ بریلوی ہونا یا دیوبندی ہونا کوئی مذہب نہیں میں نہ تو دیوبندیوں کا شاگرد و مقلد و مرید ہوں، نہ بریلی کا رہنے والا ہوں اور اسی طرح دیوبندیوں کا بھی نہ شاگرد ہوں نہ مقلد نہ مرید ہوں اور نہ ہی دیو بند کا رہنے والا ہوں۔ یہی وجہ ہے نہ میں بریلوی کہلاتا ہوں اور نہ ہی دیوبندی۔ ہاں مگر میرے لاکھوں مرید ہیں اور ہزاروں خلفاء ہیں جن میں کوئی بھی نہ گستاخ رسول ہے نہ

گستاخ ولی ہے اور نہ ہی کوئی گستاخ صحابہ وآئمہ دین ہے، سب کے سب صحیح العقیدہ سنی حنفی مسلمان ہیں۔ان میں اکثر بریلوی کہلانے وا۔ بھی ہیں عقائد میں حضرت بریلوی سے موافق ہیں۔باقی میرے تقریباً دس ہزار خلفاء ہیں جن میں سے کچھ کتابوں کے مصنف بھی ہیں مگر میں ان کی لکھی ہوئی ہر بات کا ذمہ دار نہیں ہوں۔میرا ایک خلیفہ ابن تیمیہ کو زندیق قرار دیتا ہے جس کو میں حق اور سچ سمجھتا ہوں مگر ایک خلیفہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب ابن تیمیہ کو علامہ لکھتا ہے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔انور شاہ کشمیری کو میں نے خود نہ علامہ لکھا ہے نہ شیخ نہ امام کبیر، اور لکھنے والوں کو آزادی ہے کہ وہ جو حق ہو وہ لکھیں بہرحال اس معاملہ میں لکھنے والے میری مرضی کے پابند نہ تھے اور نہ کبھی ایسی پابندی کی ضرورت ہی پڑی تھی اب آئندہ اصلاح احوال کی کوشش کی جائے گی کہ آئندہ کوئی ایسی بات کسی کتاب یا رسالے میں نہ لکھی جائے جس سے اہل سنت احناف کے جذبات مجروح ہوں اور ہماری بدنامی کا باعث بنے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ گوجرانوالہ سے آئے ہوئے سابقہ سوالات عشرہ میں بعض سوالات ایسے تھے کہ جن کو پڑھنے کے بعد یہ بات ذہن میں آئی کہ شاید سوال کنندہ کا تعلق پیر محمد چشتی کی اس تحریک سے ہے جو اس نے ہمارے خلاف چلا رکھی ہے۔اگر ایسے سوالات کا جواب دیا گیا تو پھر پیر محمد ایک اور محاذ پر ہمارے خلاف تحریک چلانے میں کامیاب ہو جائے گا۔جس کو ہم اپنے لئے نقصان دہ اور مضر سمجھتے تھے اس مصلحت کی بنا پر جوابات سے گریز کیا تھا مگر معترض نے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ہمارے لیے یہ لکھ دیا کہ یہ اظہار حق میں تذبذب کا شکار ہیں۔(العیاذ باللہ تعالیٰ) بعض حکمتوں کے پیش نظر کسی کام کو موخر کرنا اگر تذبذب کہلاتا ہے تو آپ کل کو یہ بھی کہہ

دیں گے کہ باری تعالیٰ جلال جلالہ نے ابلیس لعین کو لعین اور مردود قرار دینے میں تذبذب سے کام لیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ایسا ویسا ہے لیکن باوجود اس کے اس کو لعنتی قرار دینے میں پھر بھی تاخیر کر دی۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) پھر جنگی پالیسی میں ہر محاذ پر یا متعدد محاذوں پر جنگ چھیڑنا کہاں کی عقل مندی ہے؟ بہتر حکمت عملی کو اپنانا عقل مندی ہوتی ہے۔ یہاں بھی ہم بہتر حکمت عملی و عقلمندی یہی سمجھتے تھے کہ پیر محمد کو مذہبی جنگ میں متعدد محاذ کھولنے کا موقع فراہم نہ کیا جائے اس لیے سوالات کے جوابات تاحال موخر کر رکھے تھے۔

سوال: ہم معترض مولانا محمد صادق صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ آپ نے بھی تو تذبذب کا شکار ہو کر مضمون میں نرم گوشہ رکھا ہے۔

مثلاً یہ کہ حضرت صاحب قبلہ کو کھل کر آپ نے دیوبندی نہیں لکھا۔ صرف یہ لکھا ہے کہ دیوبندی علماء ان کے ممدوح ہیں اور ان کے مریدوں کے بھی ممدوح ہیں تو پھر آپ نے اظہار حق میں تذبذب کا مظاہرہ کیوں کیا ہے؟ جب کہ آپ کے نزدیک حق یہ ہے کہ حضرت قبلہ پیر صاحب دیوبندی ہیں۔

دراصل قبلہ پیر صاحب کو تذبذب کا شکار سمجھنا آپ کی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ قبلہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب دیوبندیوں کی کفری عبارات سے بے خبر تھے سوائے ایک عبارت کے جب کوئی کسی کی کفری عبارات سے بے خبر ہو تو اس کے متعلق وہ کوئی فیصلہ کیونکر اور کیسے دے سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو تذبذب کا شکار قرار دینا انتہائی غلطی ہے۔ ہاں !! اگر باخبر ہو اور لیت لعل سے کام لے تو پھر تذبذب کا شکار کہلا سکتا ہے جب کہ ایسی کوئی بات سرے سے ہے ہی نہیں۔

لہٰذا میں مولانا محمد صادق صاحب سے عرض کروں گا کہ اپنے الفاظ وکلمات و جملے لکھتے وقت پوری طرح ان کے معانی و مطالب کو بھی سمجھ لیا کریں تا کہ بعد میں مشکل پیش نہ آئے۔

نیز اگر آپ پیر صاحب کو اور ان کے متعلقین کو دیوبندی سمجھتے ہیں تو برملا لکھیے ! پھر تذبذب کیسا؟

اور ساتھ ہی یاد رہے کہ آپ کے نزدیک دیوبندی کافر کے مترادف ہے۔ ایسی صورت میں آپ کا دیوبندی کہنا کافر کے مترادف ہوگا۔ تو پھر حدیث رسول میں غیر کافر یا مسلمان کو کافر کہنے سے خود کہنے والے کا کافر ہونا مصرح وثابت ہے۔ تو ایسی صورت میں پھر یہ خود آپ پر حکم لوٹے گا۔ اور آپ کو تجدید ایمان کرنا پڑے گی۔

اگر آپ کہیں کہ میں پیر صاحب کو دیوبندی نہیں سمجھتا تو پھر سوال یہ ہے کہ بقول آپ کے جس کے ممدوح علمائے دیوبند ہوں تو وہ آپ کے نزدیک کیونکر دیوبندی نہیں؟ یاد رہے کہ قبلہ حضرت صاحب نے ہمارے سامنے فرمایا کہ میں بریلوی ہوں نہ دیوبندی۔ یہ تو نسبتیں ہیں۔ دیوبندی و بریلی کی طرف تو میں چونکہ بریلی کا رہنے والا نہیں ہوں اور نہ ہی بریلویوں کا مرید وشاگرد ومقلد ہوں اور اسی طرح میں چونکہ دیوبند کا رہنے والا بھی نہیں ہوں اور نہ ہی دیوبندیوں کا مرید وشاگرد ومقلد ہوں اس لیے میں نہ دیوبندی ہوں اور نہ ہی بریلوی کہلاتا ہوں۔

البتہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کو الشیخ، بڑے عالم، عاشق رسول وولی اللہ مانتا ہوں۔ اور اس کے باوجود بعض مسائل فقہیہ میں اختلاف بھی کرتا ہوں جو کہ ایک عالم دین کا حق ہے، جو چھینا اور غصب نہیں کیا جا سکتا۔ جن حضرات نے ''ہدایۃ

السالکین''میں انور شاہ کشمیری کو علامہ وغیرہ کہاہے اور لکھاہے میری ان سے بات ہوئی ہے انہوں نے حلفاً کہا ہے کہ چونکہ انور شاہ کشمیری کی ''فیض الباری'' اور اس کے شاگردوں کی عربی زبان میں شروح حدیث جن میں مذحب حنفی کی زبردست تائید کی گئی ہے،ہم نے وہ پڑھی ہیں اور پھر کوئی کفری عبارت نظر نہیں آئی اس لیے ان کا ذکر کردیا گیاہے، باقی مولانا احمد رضا خان کو تحقیراً مولوی نہیں لکھا۔

اور مولانا صادق صاحب کا یہ کہنا کہ پیر صاحب اپنی کتاب میں مولوی انور شاہ کشمیری کو علامہ اور مولانا لکھتے ہیں مگر فاضل بریلوی کو ہوصرف احمد رضا خاں صاحب یا مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں یہ بھی حقیقت کے خلاف ہے۔

جواب: قارئین! گذارش ہے کہ ہمارے نزدیک مولانا محمد صادق صاحب کوئی معمولی شخصیت نہیں کہ ان کے قلم سے جھوٹ لکھا جائے جبکہ وہ خود اپنے ایک شعر میں یوں فرمایا کرتے ہیں کہ

صادق ہوں اپنے قول میں اعز الخ

لیکن حیرت اس بات کی ہوئی ہے کہ جس ''ہدایۃ السالکین'' سے مولانا محمد صادق صاحب کواعتراض کرنے کے لیے صرف مولوی احمد رضا خاں جملہ ملا ہے۔ کیا اس میں اعلیٰ حضرت کو کلمات مدح کے ساتھ نہیں نوازا گیا۔! دیکھئے کتاب ''ہدایۃ السالکین''،جس کے ص 144 پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو صفت علامہ کے ساتھ لکھا ہے عبارت یوں ہے:

''عمامہ سنت موکدہ اور محفوظہ ہے اور صالحین نے اس کو ترک نہیں کیا۔ عمامہ

سنت دائمہ (مستمرہ) لازمہ اور متواتر (قطعیہ) جیسا کہ علامہ شیخ ابراہیم بیجوری اور علامہ احمد رضا خاں بریلوی کے اقوال سے معلوم ہوا"۔ (ھدایۃ السالکین ص 144 سطر نمبر 10)

دوسرا مقام ملاحظہ فرمائیے! عبارت یوں ہے:

اور خود اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب نے عمامہ کو سنت لازمہ (موکدہ) دائمہ (مستمرہ) متواترہ (قطعیہ) قرار دیا ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص 136 سطر نمبر 7)

اور اسی ص 134 کی سطر اول پر غور کیجئے! لکھا ہے کہ قارئین فیصلہ کریں کہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال کے مطابق پیر محمد کافر ہے یا نہیں؟

نیز کتاب "ہدایۃ السالکین" کے ص 134 سطر نمبر 5 ملاحظہ ہو، لکھا ہے:

حالانکہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اب ہم مولانا محمد صادق صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے یہ القابات اعلیٰ حضرت کتاب "ہدایۃ السالکین" میں نہیں پڑھے تھے؟ اگر پڑھے تھے تو ان کو چھپانا اور صرف مولوی احمد رضا خاں کا لفظ لے لینا اور لوگوں میں (اجاگر کرنا کہاں کی دانشمندی ہے) کیا ایسا کرنا کہ بعض حصہ لوگوں سے مخفی رکھنا اور بعض کا اظہار کرنا افتؤ منون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا مصداق نہیں بنتا۔

اور اگر آپ نے لفظ اعلیٰ حضرت، لفظ مولانا، لفظ امام اور لفظ علامہ وغیرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شان میں کتاب "ہدایۃ السالکین" میں نہیں پڑھے تھے تو یہ آپ کی غلطی ہے۔ آپ پہلے کتاب پڑھ لیتے پھر تبصرہ کرتے۔ کیوں کہ آپ کی شایان شان نہیں کہ آپ عوام کو دھوکے میں رکھیں۔ صرف یہ کہنا کہ دیوبندی علماء پیر

صاحب کے ممدوح ہیں کیونکہ ان کو صرف مولوی احمد رضا خاں کتاب میں لکھا گیا ہے۔مولانا سے عرض ہے کہ قوم کے سامنے تصویر کے دونوں پہلو رکھنے چاہیں۔قوم کو اندھیرے میں رکھنا دیانتدار لوگوں کا شیوہ نہیں ہے۔

بلکہ کتاب کی مرتبین و جامعین سے میری بات ہوئی ہے۔انہوں نے مجھے صاف صاف کہا ہے کہ اگر ایک دو جگہ پر مولانا کی بجائے مولوی احمد رضا خاں کتاب میں لکھا گیا ہے تو یہ غیر ارادی طور پر ایسا ہوا ہے نہ کہ قصداً۔جس کی دلیل یہ ہے کہ کبھی ان کو علامہ لکھا گیا ہے کبھی امام کبھی مولانا اور کبھی اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔ہم مولانا احمد خاںؒ کی توہین کو ذلیل فعل قرار دیتے ہیں جب کہ خود حضرت قبلہ پیر صاحب اعلیٰ حضرت کو ولی اللہ، الشیخ اور عاشق رسول ﷺ مانتے ہیں۔تو پھر ہم ایسی صورت میں ان کی توہین کیسے کر سکتے ہیں صرف اور صرف بات یہی ہے کہ لفظ مولوی غیر ارادی طور پر لکھا گیا ہے نہ کہ بہ نیت توہین ایں خیالست ومحالست وجنوں۔اور یاد رہے کہ میرے نزدیک قیوم زمانہ حضرت قبلہ پیر صاحب مبارک کو دیوبندی قرار دینا یا سمجھنا کفر ہے۔ جس سے توبہ لازم ہے۔اور آئندہ مضمون نویسی کے وقت احتیاط کا دامن قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ہم نے بڑی احتیاط سے جواب عرض کیا ہے اور جواب کی اشاعت سے قبل بالمشافہ بھی بات ہو سکتی تھی مگر چونکہ رضائے مصطفیٰ میں دوبارہ مضمون شائع ہو چکا تھا اس لیے جوابی مضمون کی اشاعت کے بغیر شکوک وشبہات جو پھیلے تھے، ان کا ازالہ ممکن نہیں تھا۔اور آخر میں میں مولانا محمد صادق صاحب سے یہ بھی عرض کروں گا کہ اگر میرے بریلوی ہونے میں آپ کو شک ہے تو پھر جو مرضی ہے آپ کر لیں اور اگر آپ کو میرے متعلق یقین ہے کہ میں بریلوی ہوں تو پھر حضرت صاحب کے متعلق

ایسے شکوک وشبہات کا شکار نہ ہوں۔ اور نہ ایسے شکوک وشبہات پھیلا کر عوام کو بدظن کریں۔ یہ اچھا عمل نہیں ہے اور نہ ہی کار خیر ہے۔ یہ باتیں یا جوابات میں اپنی طرف سے نہیں دے رہا بلکہ حضرت صاحب کے فرمودات ہیں۔ دیوبندیت سے لاتعلقی اور کفری عبارات کو کفری قرار دینا اور ان کے قائلین سے برأت کا اظہار آپ نے ہمارے سامنے فرمایا ہے اور یہ ان کے سنی صحیح العقیدہ ہونے کی دلیل ہے۔

نوٹ: یادرہے کسی بھی ولی اللہ کا گستاخ کافر ہے۔ علامہ عبدالغنیؒ کی الحدیقۃ الندیہ ص241 ص242، ص243 کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ولی سے عداوت کفر ہے۔ ولی پر بدگمانی کرنی اور اس کو اذیت دینے سے شریعت کے دائرے سے نکل جاتا ہے۔ کسی ایک ولی کی ولایت کا انکار بھی کفر ہے۔ انکار کرنے والا کافر، ولی کی ولایت کے منکر کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے مذکورہ بالا صفحات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ یہ پیرارچی کا فرمودہ نہیں بلکہ علامہ عبدالغنی نابلسی کا فرمودہ ہے۔ فتفکر و تدبر

یہ باتیں یا جوابات میں اپنی طرف سے نہیں دے رہا بلکہ حضرت صاحب کے فرمودات ہیں۔ دیوبندیت سے لاتعلقی اور کفری عبارات کو کفری قرار دینا اور ان کے قائلین سے برأت کا اظہار آپ نے ہمارے سامنے فرمایا ہے کہ اور یہ صحیح العقیدہ سنی ہونے کی دلیل ہے۔

نوٹ قارئین کرام: مولانا محمد صادق صاحب نے اپنے مضمون میں یہ لکھا ہے کہ ''ہدایۃ السالکین'' میں انور شاہ کو علامہ لکھا ہے اور اعلیٰ حضرت کو صرف احمد رضا خان صاحب اور مولوی احمد رضا خاں اور طنزاً بریلویوں کے قبلہ و کعبہ اور اعلیٰ حضرت

لکھتے ہیں۔اس کا جواب ہے کہ مولانا صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ ''ہدایۃ السالکین'' پوری پڑھتے پھر اعتراض کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت قبلہ عالم پیر صاحب مدظلہ العالی نے ''ہدایۃ السالکین'' میں اعلیٰ حضرت کو اعلیٰ حضرت اپنی طرف سے بغیر طنز کے لکھا ہے ملاحظہ ہو ''ہدایۃ السالکین'' ص 134 سطر نمبر 5۔ ''حالانکہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ اپنے فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں'' الخ۔ اس عبارت میں اعلیٰ حضرت بھی لکھا ہے اور مولانا بھی لکھا ہے اور ص 142 میں لکھتے ہیں اور علامہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے اقوال سے معلوم ہوا الخ اس عبارت میں حضرت پیر صاحب نے علامہ بھی لکھا ہے اور رح بھی۔ مزید صفحات میں بھی ایسے القابات مل سکتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ہدایۃ السالکین کے ص 136 میں۔ لکھتے ہیں کہ قارئین کرام فیصلہ کریں کہ امام احمد رضا خان بریلویؒ کے اقوال کے مطابق پیر محمد کافر ہے یا نہیں؟ الخ اسی صفحہ کی سطر نمبر 6 میں لکھتے ہیں کہ ''اور خود اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحبؒ نے عمامہ کو سنت لازمہ (موکدہ) دائمہ (مستمرہ) متواترہ قرار دیا ہے الخ'' ان صفحات میں حضرت پیر صاحب مدظلہ العالی نے اعلیٰ حضرت کو مولانا بھی لکھا علامہ بھی اور دو مرتبہ اپنی طرف سے بغیر کسی طنز کے اعلیٰ حضرت بھی لکھا۔ اور طرفہ یہ کہ امام احمد رضا خان بھی لکھا اور ہر جگہ رح کا اختصار بھی لکھا ہے۔ ان عبارات کو پڑھنے کے بعد تو اعلیٰ حضرت سے عقیدت اور ان کی عملی شخصیت اور ان کی اہمیت اور عظمت کو تسلیم کرنے کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ پھر بھی ان کو ہدف تنقید اس انداز میں بنانا اور عوام الناس کو بالعموم اور خواص کو بالخصوص یہ تاثر دینے کی لاحاصل سعی کرنا کیا الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی شایان شان ہے۔ کیا محمد صادق نام کے ساتھ رضاء مصطفے کے اندر چھپنے

والے مضامین مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں کوئی مطابقت رکھتے ہیں۔

الحاج مولانا ابوداؤد صاحب مدظلہ العالی بتائیں کہ اگر ہماری نقل کردہ عبارات مذکورہ صفحات کی آپ نے ''ہدایۃ السالکین'' میں پڑھی تھیں تو پھر کیوں کہا کہ پیر صاحب کے ممدوح علماء دیوبند ہیں (اعلیٰ حضرت) نہیں کیا علمی دیانت اسی کا نام ہے کیا علامہ کہنا، مولانا کہنا، اعلیٰ حضرت بغیر طنز کے کہنا، امام کہنا یہ کلمات، کلمات مدح ہیں یا نہیں؟ یقیناً ہیں۔ پھر آپ نے نفی کیوں کی ہے؟ اگر آپ نے یہ عبارات منقولہ بالا نہیں پڑھیں تھیں ''ہدایۃ السالکین'' میں تو پھر یہ بے خبری کس کا قصور ہے؟ آپ نے اپنا مقام ایک عالم کی حیثیت سے بہت گرادیا ہے۔ آپ کا فرض منصبی تھا کہ پوری کتاب پڑھنے کے بعد اس ممدوحیت وعدم ممدوحیت پر کچھ لکھتے تا کہ ندامت سے دو چار نہ ہونا پڑتا اور پچھتاوا کا شکار بھی نہ ہوتے۔

چند سوالات عرض خدمت ہیں:

(1) سنی حنفی ہونے کے لیے بریلوی کہلانا یا لکھنا ضروری ہے یا غیر ضروری؟ اگر ضروری ہے تو اس پر شرعی دلیل پیش کریں اگر ضروری نہیں تو پھر بریلوی نہ کہلانے والے کو دیوبندی یا وہابی یا غیر سنی حنفی قرار دینا کیونکہ درست ہے؟

(2) کیا سنی حنفی اور بریلوی کے درمیان ترادف معنوی ہے اگر ہے؟ تو ثبوت درکار ہے اگر نہیں تو پھر ہوسکتا ہے سنی حنفی ہو مگر بریلوی نہ ہو (بلحاظ نسبت کے) پھر اعتراض کیا؟

(3) کیا سنی حنفی اور بریلوی کے مابین تساوی کی نسبت یا عام خاص مطلق ہے؟ پہلی صورت میں بات غلط ہے کیونکہ ہر بریلوی تو سنی حنفی ہے مگر ہر سنی حنفی نہیں (بلحاظ نسبت) کے بے شما صحیح العقیدہ سنی حنفی علماء ہیں اور تھے جو اپنے آپ کو بریلوی نہیں

کہلاتے بلکہ ایسے مشائخ کرام بھی گذرے ہیں اور آج بھی ہیں جو بریلوی نہیں کہلاتے ان کے متعلق کیاارشاد ہے پیرمہر علی شاہ صاحب، پیر جماعت علی شاہ صاحب، خواجہ قمرالدین سیالوی محدث کھچوچھوی، محدث سورتیؒ ان کے متعلق کیاارشاد ہے؟

(4) بریلویت (بلحاظ نسبت کے) وجود میں آنے سے پہلے جو فقہاء مفسرین و محدثین و بزرگان دین تھے ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ کیا وہ بدعقیدہ و بدمذہب تھے؟ کیونکہ وہ بریلوی نہ کہلاتے تھے۔

(5) کذب وجھوٹ کی تعریف ہے کہ واقعہ کے خلاف خبر دینا۔اب اگر کوئی شخص کہے کہ میں حنفی ہوں جبکہ وہ حنفی نہ ہو۔ایک شخص کہے کہ میں بغدادی ہوں حالانکہ وہ بغداد کا رہنے والانہیں تو یہ جھوٹ ہوگا یانہیں؟ خلاف واقعہ ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے اور جھوٹ گناہ کبیرہ ہے یانہیں؟اگرنہیں تو کیوں نہیں وجہ واضح ہونی چاہیے۔نہ بغداد کا رہنے والا ہے نہ سرکار بغداد کا مرید ہے نہ شاگرد ہے پھر بھی وہ بغدادی کہلائے تو یہ یقیناً جھوٹ اور گناہ ہے یانہیں؟اگرنہیں تو کیوں؟وجہ بین ہونی چاہیے۔

(6) عالم بیداری میں امامت کرانے سے امام کا ہر ہر مقتدی سے افضل ہونا اور ہر مقتدی کا مفضول ہونالازم ہے یانہیں؟اگرلازم ہےتومنفک ہے یاغیرمنفک ہے؟ اگرلازم غیرمنفک ہےتوکوئی دلیل شرعی نقل کریں اوراس مسئلہ میں اہلسنت اورشیعہ کی مابین فرق واضح کریں اور پھر یہ کہ اگر امامت وجہ فضیلت ہے ہر ہر مقتدی پر تو پھر اہلسنت کا اہل تشیع سے امتیاز واضح کریں اوروجہ امتیاز بھی بتائیں۔

(7) کسی کومولانا لکھنایا کہنا اعلیٰ حضرت کہنا،لکھنا، امام کہنا، یالکھنا، علامہ کہنایا لکھنامدح ہے یامذمت ہے؟اگرمدح ہےتوپھرآپ کیوں لکھاہے کہ اعلیٰ حضرت پیر

صاحب کے ممدوح نہیں۔ اگر مذمت ہے تو پھر آپ اعلیٰ حضرت کے متعلق یہ کلمات کیوں لکھتے رہتے ہیں؟

(8) جس شخص کو دیو بندی اکابر کی کفری عبارات معلوم نہیں اس نے ان کو نہیں پڑھا مطالعہ نہیں کیا وہ بالکل بے خبر ہے، ان سے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے یا بعض عبارات سے باخبر ہے اور ان بعض کو وہ کفری قرار دیتا ہے اور ان کے بعض کے قائل و مصدق کو کافر قرار دیتا ہے مگر جن بعض عبارات سے بالکل بے خبر ہے اس کے متعلق آپ شرعی حکم کیا لگاتے ہیں وہ مسلمان ہے یا کافر؟ اگر کافر ہے تو کس وجہ سے۔

(9) کفار و مشرکین و ہنود و یہود اولاد آدم علیہ السلام میں داخل ہیں یا خارج؟ اگر خارج ہیں تو اس کی وجہ اور دلیل بتائیں اگر داخل ہیں تو اولاد کی حیثیت سے آدم علیہ السلام کے اجزاء ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو وجہ اور دلیل پیش کریں اگر ہیں تو کیا ایسی صورت میں ان اجزاء کا اہل حق و اہل ایمان ہونا لازم آتا ہے یا نہیں اگر نہیں آتا تو وجہ دلیل دیں اگر آتا ہے تو بھی وجہ و دلیل پیش کریں۔

(10) کسی فروعی اجتہادی مسئلہ میں متضاد اور مختلف حکم لگانے والے دو یا متعدد علماء میں سے ہر ایک کے حکم کا حق ہونا جائز ہے یا نہیں؟ کیا ایک کو حق ماننے کی صورت میں دوسرے کو باطل ماننا ضروری ہے۔ اگر باطل ماننا ضروری ہے تو پھر احناف کے مقابلہ میں شوافع حنابلہ اور مالکیہ کو آپ اہل حق مانتے ہیں یا اہل باطل؟ اگر باطل ماننا ضروری نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ ضرور لکھیں۔

(11) تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة کلهم فی النّار إلا واحد الخ میں امتی سے مراد یقیناً امت اجابت ہے، امت دعوت مراد نہیں ہے۔ تو

ظاہر ہے کہ بہتر فرقے جو حدیث قولی مرفوع کے مطابق ناری ہیں یہ بھی امت اجابت کے اجزائے ترکیبیہ ہیں اور اجزاء ترکیبیہ ہونے کے باوجود ان کو اہل حق اور صحیح العقیدہ کیا مانا جائے گا؟ یا نہیں؟ ظاہر ہے نہیں مانا جا سکتا تو پھر آپ کیا ان فرق باطلہ کو اجزائے امت میں داخل مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر مانتے تو پھر لازم آتا ہے کہ جز ہو کر بھی باطل ہو حق نہ ہو۔ جو آپ کے خلاف ہے اگر داخل نہیں مانتے تو پھر عدم دخول کی وجہ اور دلیل دینا ہوگی۔

(12) امت اجابت مرکب ہے یا بسیط؟ شق ثانی باطل ہے اور شق اولی متعین۔ پھر امت اجابت کے مرکب ہونے کی صورت میں اجزائے ترکیبیہ ہوں گے وہ اجزائے ترکیبیہ کون کون ہیں؟ کیا صرف اہل سنت حنفی بریلوی ہی کا نام امت اجابت ہے اور صرف یہی امت کے اجزا ہیں نہ کوئی اور افراد و اشخاص بھی ان کے علاوہ امت اجابت میں داخل ہیں اگر ہیں تو وہ کون لوگ ہیں؟ کیا حدیث میں لفظ امتی کا اطلاق صرف اہل حق پر ہے یعنی صرف اہل سنت بریلوی پر ہے اگر ایسا ہے تو پھر

علی ثلاث و سبعین فرقة کلهم فی النار الا واحدة

کا کیا مطلب ہے؟

(13) کیا کسی صف میں کھڑا ہونا یا کھڑا کیا جانا اس بات کو مستلزم ہے کہ صف کے تمام افراد مراتب و درجات و منصب کے لحاظ سے مساوی ہوں اگر ایسا ہے تو پھر جن کے حق میں **اولئک مع الذین أنعم الله علیهم من النبیین و الصدقین و الشهداء و الصالحین الآیة.**

وارد ہے کیا وہ امتی نبیوں اور صدیقوں کے مساوی ہیں درجہ و مراتب اور

مناصب میں؟ اگر یہ امر مساوات کو مستلزم نہیں ہے تو پھر اس کو موجب طعن قرار دینا کیونکہ درست ہے؟

فماهو جوابكم فهو جوابنا

(14) کیا کسی کی مخالفت کا پایا جانا یا مخالفت کا وسیع ہو جانا مطلقاً دلیل بطلان و دلیل عدم حقانیت ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر انبیائے اکرام علیہم السلام اور دیگر اولیائے عظام اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کیا ان کی اپنے اپنے دور میں مخالفت نہیں ہوئی؟ کیا ان کی مخالفت میں اپنے وقت میں توسیع نہیں ہوئی؟ کیا ان کو جادوگر کاہن مجنوں ضال و مضل نہیں کہا گیا؟ کیا ان سے استہزاء نہیں کیا گیا۔ مايأ تيهم من رسول إلا كانوبه يستهزؤون اس پر گواہ نہیں ہے؟ یقیناً ہے۔ فما هو جوابكم فهو جوابنا.

(15) حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امت محمدیہ علی صاحبها الصلاۃ والتحیہ کے کسی ولی کو جزوی فضیلت کے اعتبار سے افضل قرار دینا از روئے شرع محمدی جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس دلیل سے اگر ناجائز ہے تو عدم جواز کی دلیل کیا ہے؟ کیا غوث پاک کا امت کے ہر ہر ولی تا قیامت آنے والے سے افضل ہونا فضیلت کلی کے لحاظ سے ہے یا کلی و جزوی دونوں لحاظ سے اگر کلی کے لحاظ سے ہے تو پھر جزوی اعتبار سے کوئی اور ولی آپ سے افضل مانا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ اگر مانا جا سکتا ہے تو پھر چشم ماروشن دل ماشاد

اگر کلی و جزوی دونوں لحاظ سے فضیلت ہے تو پھر اس کی دلیل ادلہ شرعیہ اربعہ سے پیش کریں۔ نیز کیا حضور غوث پاک کی فضیلت ہر ہر ولی پر تا قیامت منصوصی ہے اگر منصوصی ہے؟ تو اس پر کونسی نص ہے؟ اگر منصوصی نہیں تو پھر کسی اور کی جزوی

فضیلت کے قائل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے وہ کافر ہے، یا گمراہ ہے؟ جو بھی ہے اس کی دلیل شرعی پیش کریں پھر یہ بتائیں حضور غوث پاک اویس قرنی سے افضل ہیں اور کیا امام مہدی علیہ السلام سے بھی افضل ہوں گے؟ کیونکہ جمیع امت کے جمیع اولیا میں یہ بھی داخل ہیں نیز یہ کہ

قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله

کے قول میں علماء کے نزدیک اصولی طور پر جمیع اولیائے امت کی گردنوں پر قدم مبارک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ لفظ ولی لفظ جلالت کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے نکرہ نہیں جو عموم و استغراق کے لیے ہو۔ جب یہ مفید استغراق ہی نہیں تو ہر ہر ولی کی گردن پر ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔ فضلتکم علی العالمین آیت کریمہ میں العالمین کو عام مخصوص البعض اگر قرار دیا جا سکتا ہے اسی طرح کل بدعة ضلالہ (الحدیث) میں لفظ کل بدعة (جو مفید استغراق بھی ہے کیونکہ لفظ کل نکرہ کی طرف مضاف ہے، کی تخصیص کر کے اس کو عام مخصوص البعض قرار دیا جا سکتا ہے تو قول مذکورہ بالا میں تخصیص سے کونسا مانع شرعی موجود ہے؟ وہ شرعی مانع پیش کریں جبکہ متعدد علماء و مشائخ نے اس قول میں تخصیص کا قول کیا ہے۔ چنانچہ مجموعة الاسرار ص 526 اردو میں لکھا ہے کہ حضرت حمادؒ جو غوث الثقلین کے ہم عصر تھے، اور غوث پاک ابھی کم عمر تھے حضرت حماد نے فرمایا کہ یہ بچہ اپنے وقت کے تمام اولیاء پر فضیلت رکھے گا۔ اور حضرت غوث پاک کے وصال کے بعد حضرت شیخ فریدؒ نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس وقت موجود ہوتا تو ان کے قدموں کو اپنی آنکھوں پر رکھتا، بزرگوں کے ان دو اقوال سے معلوم ہوا کہ کہ ان کا قدم اس وقت کے اولیاء کرام کی گردنوں پر تھا۔ بعد کے اولیاء

کی گردنوں پر نہ تھا۔ ''مجموعۃ الاسرار'' کی اس عبارت سے واضح ہے کہ

قدمی ھذہ الخ کے متعلق اختلاف ہے۔اور کچھ بزرگوں نے اس کو عام مخصوص البعض مانا ہے۔آپ بتائیں آپ ان کے متعلق یعنی حضرت شیخ حماد اور شیخ فرید کے متعلق کیا فتوی صادر کرتے ہیں؟

23 سال کے عرصہ دراز میں الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی نے تقریبا ہر ماہ کے رضائے مصطفے میں ہمارے موقف کے خلاف کوئی نہ کوئی مسئلہ لکھا ہے کبھی حرمت خصاب سیاہ پر لکھا اور کبھی رویت ہلال عید، رمضان ٹی وی پر اعلان سن کر روزہ رکھنے اور عید کرنے کے عدم جواز پر لکھا ہے۔ کبھی گھڑی کے چین پر لکھا کبھی الاؤڈ سپیکر پر نماز کے متعلق لکھتے رہے مگر ہم نے کبھی برا نہیں منایا بلکہ بڑی فراخ دلی سے برداشت کیا۔صبر و تحمل سے کام لیا اور پارٹی بازی اور گروہ بندی ہوئی تو انہی کے ساتھ اپنے بعض خصوصی دوستوں کو ناراض بھی کیا ان کی خاطر بلکہ ان کی وجہ سے بعض مدرسہ کے مالی تعاون کرنے والوں کو بھی ناراض کر دیا مگر ان کی رفاقت سے دست برداری برداشت نہیں کی۔حالانکہ الحمدللہ تعالیٰ ہر ہر مسئلہ میں اپنے موقف کی تائید میں اور ان کے موقف کے خلاف لکھ سکتے تھے مگر ان کے احترام میں فرق نہیں آنے دیا اور آج بھی ہم اس رفاقت کو چھوڑنا نہیں چاہتے نہ یہ قابل برداشت ہے۔مگر اب مسئلہ پیرو مرشد سیدنا اخوندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتھم العالیہ کی عزت و عظمت کا ہے اگر مولانا لکھنا فرض عین تو نہ تھا زیادہ سے زیادہ ان کے خیال میں فرض کفایہ ہوگا۔مگر انہوں نے عوام وخواص میں اپنے مضمون کے ذریعہ جو شکوک وشبہات پھیلائے ہیں ان کا ازالہ کرنا ہمارا بھی مرید وخلیفہ ہونے کی حیثیت سے فرض بنتا ہے

اس لیے یہ مضمون جوابی طور پر حضرت کی خدمت پیش کرنا عوام میں پھیلے ہوئے شکوک کے ازالہ کے لیے بھی ضروری تھا۔ دل پر پتھر رکھ کر قدم اٹھانا پڑا ہے۔ کیونکہ مرشد کی عزت وعظمت کے مقابلہ میں کسی دوست یا ساتھی کی عزت وعظمت کو ترجیح نہیں دی جا سکتی خواہ وہ کتنا ہی قابل احترام کیوں نہ ہو۔

میں دست بستہ عرض کروں گا حضرت قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں۔ وہ سوالات کے جوابات تک مضمون کو محدود رکھیں اور حضرت قبلہ پیر صاحب کے تعلق میری یقین دہانی پر اعتماد کریں تو بہتر ہوگا تا کہ مسئلہ طول نہ پکڑ جائے۔

والسلام مع الکرام

غلام فرید رضوی سعیدی سیفی

جامعہ فاروقیہ رضویہ فاروق گنج، گوجرانوالہ

اظہار حقیقت

محمد شہزاد مجددی سیفی

حضرت مرشد نا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی صاحب مدظلہ العالی افغانستان کے جید علمائے اہلسنت اور مشائخ طریقت میں سے ہیں۔ اور یہ بات اہل نظر سے مخفی نہیں کہ افغانستان کے صحیح العقیدہ سنی کس قدر پختہ حنفی ہوتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا فکری اور قلبی لگاؤ ضرب المثل ہے۔ یہ لوگ کسی کو صحیح یا غلط قرار دینے کے لیے اس کی حنفیت کا جائزہ لیتے اور پھر اس کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں۔ حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کی سرحد آمد پر بعض بدعقیدہ دیوبندیوں نے حضرت صاحب کو بریلویت کے حوالے سے بڑی حد تک متنفر کرنے کی کوشش کی لیکن جب پنجاب کے علمائے اہلسنت اور حضرت کے بااعتماد خلفاء نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقی تعارف آپ سے کروایا اور دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات پیش کیں تو آپ نے فرمایا "ان لوگوں کو دیوبندی نہ کہو، وہابی کہو کیونکہ ہمارے ہاں ایسے عقائد رکھنے والوں کو وہابی کہا جاتا ہے۔"

دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب میں ہم جن وہابیوں کو دیوبندی کہتے ہیں، انہیں سرحد کے اہلسنت پنج پیری (مولوی طاہر پنج پیر صوابی والے کے پیروکار کہتے ہیں) حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ تبلیغی جماعت میں جبریہ عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ ایسی شخصیت کے سینہ مبارک میں گستاخوں کے لیے نرم گوشہ ڈھونڈنا عبث ہے۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کے

بریلوی نہ کہلوانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ بریلوی حضرات یا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے متنفر ہیں۔ راقم الحروف حضرت کی ایک مجلس میں حاضر تھا اور فتاویٰ رضویہ شریفہ کے حوالے سے بعض مسائل پر گفتگو ہو رہی تھی، ضمناً بات دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد اور فکری رجحانات پر چل نکلی تو آپ نے فرمایا: بریلوی حضرات خوش عقیدہ ہونے کے باعث روحانیت میں ترقی کرتے ہیں اور دیوبندی وہابیت کے زیر اثر ہونے کے سبب قبضیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (مفہوماً) آپ کا آخری جملہ اعلیٰ حضرت کے حوالہ سے یوں تھا کہ اگر اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں نہ ہوتے تو یہاں کے اکثر لوگ وہابی ہو جاتے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ پاکستان کے مستند سنی، رضوی علماء حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کے مریدین و معتقدین میں شامل ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان کے اندر اعلیٰ حضرت کے حوالے سے بغض کا کوئی پہلو ہوتا تو بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک اعلیٰ حضرت کے گیت گانے والے یہ خادمین مسلک رضا کبھی ان سے روحانی نسبت قائم نہ کرتے۔ اس سلسلہ میں چند علماء کے نام تقویت کے لیے لکھ رہا ہوں۔ گوجرانوالہ کے عظیم عالم دین (حضرت غزالی زماں کے فیض یافتہ) شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی خطیب جامع مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور، حضرت مولانا محمد اکرم رضوی سیفی کالیکی منڈی، حضرت مولانا حافظ عبدالشکور صاحب نوری سیفی مہتمم جامعہ رضویہ جاکے فاروق آباد، حضرت مولانا پیر محمد عابد حسین سیفی مہتمم دارالعلوم جامعہ جیلانیہ لاہور کینٹ، حضرت سیدنا پیر غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی مہتمم دینی ادارہ، الحاج صوفی غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کشمیر روڈ شاد باغ لاہور،

حضرت مولانا محمد سرفراز سیفی فاروق آباد، حضرت صاحبزادہ نور المجتبیٰ چشتی رضوی خانقاہ ڈوگراں، مولانا محمد مجیب الرحمٰن سیفی گوجرانوالہ، مولانا قاری محمد امین حنفی سیفی، مولانا محمد انور سیفی لاہور کینٹ، قاری محمد حبیب الرحمٰن رضوی سیفی تلمیذ رشید، حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ العالیٰ۔

"رضائے مصطفیٰ" کے شامل اشاعت مضمون میں کتاب "ہدایۃ السالکین فی رد المنکرین" کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا نام آداب کے ساتھ نہیں لکھا گیا بلکہ طنز اور بیگانگی کے انداز سے لکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ جس جگہ اعلیٰ حضرت کا نام بغیر القابات کثیرہ کے ہے، وہیں متصلا بعض جید اور اکابر بزرگان دین کے نام بھی لکھے گئے ہیں اور ان کے ناموں کے ساتھ بھی القابات نہیں لکھے گئے۔ ان بزرگوں کے ساتھ بغض یا تعصب کا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت ملا علی قاری، علامہ ابراہیم بیجوری، پیر مہر علی شاہ گولڑی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مولانا شائستہ علی رحمہم اللہ۔

اگر "ہدایۃ السالکین" کے وہ صفحات جن پر اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کو امام احمد رضا خان، اعلیٰ حضرت اور علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھا گیا ہے، پیش نظر رکھے جاتے تو شاید یہ اشتباہ پیدا نہ ہوتا۔ اس کے لیے قند مکرر کے طور پر "ہدایۃ السالکین" کے صفحہ نمبر 136,134 اور 144 ملاحظہ فرمائیں۔ آخری گذارش یہ ہے کہ علمائے دیوبند میں سے کسی بھی شخصیت کے لیے "ہدایۃ السالکین" میں القابات وخطابات استعمال نہیں کیے گئے اور نہ ہی مدح وستائش کا کوئی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

مولانا ضیاء اللہ سیفی صاحب کی تصنیف میں اگر انور شاہ کشمیری کے لیے کچھ لکھا گیا ہے تو حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی دامت برکاتھم کے حسب ارشاد پنجاب سے شائع ہونے والی کتابوں میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کے اسم گرامی کے ساتھ جو القابات لکھے گئے ہیں وہ بھی لائق التفات ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ بریلوی نہیں کہلواتے۔ بلکہ آپ صحیح العقیدہ سنی ہیں اور حنفی کہلوانا فخر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ آپ بریلویوں کے مرید ہیں نہ شاگرد، نہ ہی آپ دیوبندیوں کے مرید ہیں نہ ان کے مدارس سے فارغ التحصیل۔ حیرت ہے کہ اس دور میں ایک صحیح العقیدہ عالم اور شیخ طریقت پر یہ اعتراض کیا جارہا ہے کہ وہ بریلوی نہیں کہلواتا۔ ذرا سوچیے !............ کیا اعلیٰ حضرت کے تمام اہلسنت معاصر بزرگ، مشائخ اور علماء اپنے ناموں کے ساتھ بریلوی یا رضوی لکھتے تھے؟ اعلیٰ حضرت کے معاصرین میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پیر جماعت علی شاہ علی پوری، حضرت پیر علی حسین قریشی، حضرت محدث کچھوچھوی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے کاملین شامل ہیں۔

منقبت درشان مجدد العصر پیر طریقت حضرت اخندزاده سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی پیرارچی

☆

بزم اہل عشق رقصاں ازنگاہ مست تو
دشت قلمم شد گلستان از نگاہِ مست تو
لطف بر پنجاب کر دی ازرہ اہل قلوب
تیرہ شب شد صبح تاباں از نگاہ مست تو
بے ثمر ہر نخل بود و خالی از بوگل تمام
یک چمن شد ہر بیاباں از نگاہ مست تو
محفل جذب و جنون و ذوق و شوق وھاوھو
پیر من! ای سیف رحماں! از نگاہ مست تو
ای کریما! طالب یک چشم لاہوتی منم
کار مشکل باشد آساں از نگاہ مست تو
ای مجدد ! جانشین شیخ سرہندی توئی
نقشبندیت فروزاں از نگاہ مست تو
باغ سنت میشود ازامد تو پر بہار
زندہ دل قیوم دوراں از نگاہ مست تو
تشنہ لب شہزآد ہست اے ساقی جام وصال
دارد این امید احساں از نگاہ مست تو

ناشر ادارہ محمدیہ سیفیہ پبلیکیشنز
آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور 0321-8401546
SHABBIR 0322-7202212